شاہد حسین رزاقی

دکن کے مسلمانوں میں شادی بیاہ کی رسمیں

مسلمانوں کی ثقافت کے مختلف پہلو ہیں ۔ زیر نظر مقالہ ایک خاص پہلو کو واضح کرتا ہے

حیدر آباد پر بھارت کا قبضہ ہونے سے پہلے اس ریاست میں تمام تقریبوں بالخصوص شادی کے موقع پر بے شمار رسمیں کی جاتی تھیں ۔ اور شان و شوکت کے اظہار پر بہت روپیہ ضایع ہوتا تھا۔ کئی رسمیں دولت کی زیادتی کی وجہ سے رائج ہو گئی تھیں جو کم استطاعت والوں کے لیے ایک مصیبت بن گئی تھیں۔ لیکن سب ان کی پابندی کرنا ضروری خیال کرتے تھے۔ حیدر آباد کی تباہی کے بعد بہت سی رسمیں وہاں بھی ختم ہو گئیں اور جو لوگ وہاں سے ہجرت کر کے پاکستان آئے انھوں نے بھی اکثر رسمیں چھوڑ دیں ۔ تاہم متعدد رسمیں برقرار ہیں اور ان میں ایک انفرادیت بھی پائی جاتی ہے۔

اسم نویسی

رشتے کے لیے تحریک ہمیشہ لڑکے والوں کی طرف سے ہوتی ہے ۔ لڑکے کی کسی رشتہ دار، مشترک دوست یا مشاطہ کے ذریعہ پیام دیا جاتا ہے ۔ جب پیام دیتے ہیں تو گلابی رنگ کے کاغذ پر لڑکے سے متعلق تفصیلی معلومات لکھ کر بھیجتے ہیں ۔ اس کو اسم نویسی کہتے ہیں ۔ لڑکے کا

حسب نسب، عمر، پیشہ، تعلیم، آمدنی، جائداد، اہم عہدہ یا حیثیت رکھنے والے رشتہ داروں کے نام۔ دادا، نانا۔ باپ، چچا، ماموں وغیرہ کے متعلق ضروری باتیں سب اسم نویسی میں درج ہوتی ہیں جس سے یہ بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ لڑکے کی خاندانی، مالی، معاشرتی اور تعلیمی حالت کیا ہے اور کس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

اسم نویسی میں جو حالات درج ہوتے ہیں لڑکی والے مناسب طریقہ پر اس کی تصدیق کرتے ہیں اور لڑکے کے اخلاق وعادات کے بارے میں دریافت کرکے پورا اطمینان کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد لڑکے والے نام نویسی یعنی لڑکی کے حالات لکھ کر بھیجنے کے لیے کہتے ہیں۔ لڑکی والے اس کے جواب میں گلابی رنگ کے کاغذ پر باپ، دادا، نانا، ماموں، بھائی وغیرہ کے ضروری حالات، ذات، مذہب، تعلیم، ملازمت اور مالی حالت سب لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ اور لڑکے والے اپنے طور پر ان کی تصدیق اور اطمینان کر لیتے ہیں۔

اس کے بعد لڑکے کے گھر سے چند عورتیں لڑکی کو دیکھنے آتی ہیں۔ لڑکی کے ہاتھ، آنکھیں اور بال خاص طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ چند روز کے بعد لڑکی والے لڑکے کو بلاتے ہیں۔ اس کے ساتھ چند رشتہ دار بھی آتے ہیں اور لڑکی کے رشتہ دار مرد اور عورتیں لڑکے کو دیکھتے ہیں۔ پہلے یہ رواج تھا کہ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے تھے۔ لیکن اب ان کو بھی یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ دیکھیں اور پسند کریں۔

جوڑا اور گھوڑا

جب لڑکے والے لڑکی کو اور لڑکی والے لڑکے کو پسند کر لیتے ہیں تو منگنی، جہیز اور مہر وغیرہ کے متعلق بات چیت ہوتی ہے۔ لڑکے والے یہ پوچھتے ہیں کہ شادی کتنے ہزار کی ہوگی لڑکے کو جوڑے اور گھوڑے کے نام سے کتنی رقم دی جائے گی۔ سونے کی پازیب دیں گے یا نہیں۔ جوڑے کتنے دیں گے۔ زیور کیا دیں گے۔ جہیز کتنا دیں گے۔ دولھن والے پوچھتے ہیں کہ لڑکے والے مہر کیا رکھیں گے۔ چڑھاوے میں کتنے زیور اور جوڑے لائیں گے۔ اور

کس بیلنے پر شادی کریں گے۔ حیدرآباد میں عموماً اوسط طبقہ میں پچیس تا پچاس ہزار کی شادی کی جاتی تھی۔ خوش حال لوگ ایک لاکھ تک کی شادی کرتے تھے۔ اور امراء اس سے بہت زیادہ۔ جوڑے کے نام سے لڑکے کو پانچ ہزار سے لے کر پچیس ہزار تک دیے جاتے تھے۔ اور لڑکی کو سونے کی پازیب دینا بہت ضروری خیال کیا جاتا تھا۔ جوڑے کے روپے دینے کا رواج حیدرآبادیوں میں اب بھی ہے۔ پازیب دینے والوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ تاہم دولھن کو زیور اور جوڑے بہت زیادہ دیے جاتے۔ مہر کے مسئلہ پر عموماً اختلاف ہوتا ہے۔ جب سب باتیں طے ہو جاتی ہیں تو منگنی کی رسم کے لیے تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔

منگنی

دولھن والے منگنی کی رسم کے لیے دولھا والوں کو چائے یا کھانے پر مدعو کرتے ہیں۔ دولھا کی طرف سے دولھن کے لیے انگوٹھی، کشتیوں یا ٹوکروں میں مٹھائی، چنگیریں پھول اور ایک کشتی میں مصری، پان اور صندل لے آتے ہیں۔ عورتیں فرش یا کرسیوں پر بیٹھ جاتی ہیں۔ اور تخت پر مسند بچھا کر دولھن کو بٹھاتے ہیں۔ پہلے دولھن کے صندل لگاتے ہیں۔ پھر اس کو پھول پہناتے ہیں۔ اس کے بعد منگنی کی انگوٹھی پہنائی جاتی ہے۔ سونے کی انگوٹھی کے ساتھ چاندی کا ایک چھلّہ بھی ضرور پہناتے ہیں۔ پھر دولھن کے ہاتھ میں دو سو یا اس سے زیادہ روپے رکھتے ہیں اور اس کے سر پر روپے نچھاور کرتے ہیں جس کو وارن پھیرن کہتے ہیں۔ مہمان بھی روپے وارتے ہیں اور یہ روپے گانے والیوں اور گھر کے ملازموں کو دیے جاتے ہیں۔ آخر میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔

دوسرے روز دولھن والے دولھا کے گھر منگنی کی رسم کے لیے جاتے ہیں۔ یہ بھی دولھا کے لیے انگوٹھی اور پھول لے جاتے ہیں اور دولھا والے جتنی مٹھائی لائے تھے اس کی ڈیڑھ گنی مٹھائی لے جاتے ہیں۔ دولھا کو مسند پر بٹھا کے پھول پہنائے جاتے ہیں پھر انگوٹھی پہناتے ہیں۔ اور دولھن کے ہاتھ میں منگنی کے وقت جتنے روپے رکھے گئے تھے اس کے ڈیڑھ گنے روپے رکھے جاتے

ہیں۔ اس کے بعد دولھا پر روپے نچھاور کیے جاتے ہیں۔ اور یہ رسم ختم ہونے کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔

پاؤں میز

دولھن کے جوڑے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور جب جوڑوں کی سلائی شروع کرتے ہیں تو ایک رسم ہوتی ہے جس کو پاؤں میز کہتے ہیں۔ دولھا کی بہنیں دولھن کے کپڑوں، جوتے اور چوڑی کی ناپ لینے آتی ہیں۔ یہ اپنے ساتھ مٹھائی اور دولھن کے لیے پھولوں کا زیور لاتی ہیں۔ ان کو دولھن کا بلاؤز، قمیص، کرتا، پاجامہ، چوڑی اور جوتے ناپ کے لیے دیے جاتے ہیں۔

دولھا کو جوڑے کے نام سے کافی رقم دی جاتی ہے۔ عموماً پانچ ہزار سے لے کر پچیس ہزار تک۔ دولھن کے رشتہ دار مٹھائی اور پھول لے کر دولھا کو یہ رقم دینے آتے ہیں۔ اس کو جوڑے کی رسم کہتے ہیں۔ جو شادیاں مشاطہ کے ذریعہ طے پاتی ہیں ان میں مشاطہ بھی جوڑے کی رسم میں شریک ہوتی ہے۔ اور دولھن والوں کے جانے کے بعد مشاطہ کو انعام دیا جاتا ہے جو پہلے سے طے ہوتا ہے۔ مشاطہ دولھا اور دولھن دونوں کی طرف سے انعام پاتی ہے۔ دولھن والے جو کچھ دیتے ہیں، اس کا دوگنا یہ دولھا والوں سے لیتی ہے۔

رت جگا

نکاح یا شادی کی اصل تاریخ سے چار پانچ روز پہلے دولھا کے گھر میں ایک اہم رسم ہوتی ہے جس کو رت جگا کہتے ہیں۔ یہ رسم شادی کی تقریبوں اور دوسری اہم رسموں کا آغاز ہوتی ہے۔ دولھا کے گھر میں عورتیں رات بھر جاگتی ہیں۔ پہلے میلاد شریف پڑھتے ہیں پھر گانا بجانا اور ڈھولک شروع ہوتا ہے۔ گلگلے تلے جاتے ہیں اور ملیدہ اور آسمان بناتے ہیں۔ چاول کے آٹے میں عمدہ گھی اور شکر ملا کر گول پیڑے بنا لیتے ہیں اور ان پر رنگین بادام اور پستے کے ورق اور رجرد بخی لگا کے پھول بناتے ہیں۔ ان کو اللہ کے نام کا آسمان یا صرف آسمان کہتے ہیں۔

میلاد شریف سے شادی کی تقریب کا آغاز ہوتا ہے اور پکوان دولھن کے گھر بھیجتے ہیں۔
پکوان کے علاوہ اس رسم کے لیے دودھ دلیا کی ہانڈیاں بھی تیار کرتے ہیں۔ ۹، ۱۱، ۲۱، ۴۱ یا ۵۱ رنگین ہانڈیاں منگوائی جاتی ہیں اور گیہوں کا دلیا شکر اور دودھ ملا کر ان ہانڈیوں میں ڈالتے ہیں۔

بی بی کے نام کی صحنکیں

پکوان اور ہانڈیوں کے علاوہ اس رسم کے لیے بی بی کے نام کی صحنک بھی تیار کرتے ہیں۔ عمدہ قسم کے پکے ہوئے چاول مٹی کی صحنک میں ڈال کر اس میں گھی ملاتے ہیں۔ پھر چاول کے اوپر دہی اور شکر ڈالتے ہیں۔ یہ صحنک بھی ۹، ۱۱، ۲۱، ۴۱ یا ۵۱ ہوتی ہیں۔
گیارہ سو یا اس سے زیادہ گلگلے خوان میں رکھ کر ان پر چاندی کے ورق لگاتے ہیں۔ پھر گیارہ سیر، اکیس سیر یا اس سے زیادہ ملیدہ بڑی کشتیوں میں جما کے اس پر کترے ہوئے خشک میوے سے مبارک باد لکھتے ہیں۔ صحنکوں پر بھی چاندی کے ورق لگاتے ہیں۔ اور رنگین ہانڈیوں کے منہ پر روپہلے تار والے سرخ و سبز رنگ کے کپڑے باندھ دیتے ہیں۔

رسم کی کشتی

ایک کشتی میں جو رسم کی خاص کشتی کہلاتی ہے چکسا، ہلدی، مہندی، صندل، اور سات گود رکھتے ہیں۔ یہ گود ملیدہ، مصری، چھالیا اور پان رکھ کر تیار کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک گود دولھن کے لیے ہوتی ہے جس میں پچاس یا زیادہ روپے بھی ہوتے ہیں۔ اور چھ گود سہاگنوں کے لیے۔
رت جگے کے بعد دن بھر عورتیں یہ سب چیزیں دولھن کے گھر بھیجنے کی تیاری میں لگی رہتی ہیں۔ اور سہ پہر کے وقت گلگلوں کے خوان، ملیدے اور آسان کی کشتیاں، دودھ دلیا کی ہانڈیاں صحنکیں اور رسم کی خاص کشتی سب چیزیں اور ڈھول باجے کے ساتھ دولھن کے گھر بھیجے جاتے ہیں۔

مانجھا

شادی بیاہ کی ایک اہم رسم مانجھا ہے جو دولھن اور دولھا دونوں کے یہاں ہوتی ہے۔ سب سے پہلے مانجھے کا غسل ہوتا ہے اور دولھن کے ابٹن لگا کر نہلاتے ہیں۔ گیت گا کے خوشی مناتے

ہیں۔ دولھن کو پیلے کپڑے پہناتے ہیں اور اس کا بستر وغیرہ پیلا کر دیتے ہیں۔ اس موقع پر بعض رشتہ دار اور دوسرے مہمان بھی پیلے کپڑے پہن لیتی ہیں۔ پھر دولھن کو مسند پر بٹھا کر پھول پہناتے اور گود بھرتے ہیں۔ سہاگنیں چکسا لگاتی ہیں۔ اور دولھن پر روپے نچھاور کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اسے مانجھے بٹھا دیتے ہیں۔ عزیز اور دوست اس رسم کے لیے پھول اور مٹھائی لاتے ہیں۔ اور وہ بھی دولھن کو پھول پہنا کر روپے نچھاور کرتے ہیں۔

اس کے بعد دولھن کے گھر سے دولھا کے لیے مانجھے کی رسم کی جاتی ہے۔ دولھن والے بھی گلگلوں کے خوان، ملیدے اور آسان کی کشتیاں، دودھ دلیا کی ہانڈیاں، صحنکیں، رسم کی کشتی اور پھول دولھا کے گھر لے جاتے ہیں۔ مانجھے کی رسم میں پانچ چیزیں دولھن کے گھر سے بھی جاتی ہیں۔ لیکن ہر چیز گن اور تول کر ڈیڑھ گنی کر دی جاتی ہے۔ ان چیزوں کے علاوہ دولھا کے لیے سلامی کے لیے روپے بھی بھیجے جاتے ہیں۔ مانجھے کی رسم کے بعد دولھا اور دولھن دونوں کے گھروں میں گلگلے، ملیدہ اور آسان سب لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور صحنک اور ہانڈی خاص خاص لوگوں کو بھیجتے ہیں۔

ناشتہ

مانجھے کے دوسرے دن صبح دس بجے کے قریب دولھن کی نانی کی طرف سے دولھا کے لیے ناشتہ بھیجا جاتا ہے جس میں بریانی، قبولی، کھچڑی، مرغ، کباب، نہاری، قیمہ، انڈے، پراٹھے وغیرہ بہت سی چیزیں ہوتی ہیں۔ سب پر چاندی کے ورق لگائے جاتے ہیں۔ دولھا کے لیے پھول بھی ہوتے ہیں۔ اس کے اگلے دن دولھن کی ماں کی طرف سے دولھا کے لیے ناشتہ بھیجا جاتا ہے۔ تیسرے دن دولھا کے گھر سے دولھن کے لیے ناشتہ آتا ہے۔ اور پھول پہنائے جاتے ہیں۔

سانچق

دولھا والوں کی طرف سے دولھن کے یہاں بری لے جانے کی رسم کو سانچق کہتے ہیں جو بارات سے دو دن پہلے ہوتی ہے۔ حیدرآباد میں یہ رسم بڑی شان و شوکت سے منائی جاتی تھی اور

سانچق کے جلوس میں ہاتھی، گھوڑے، عربوں اور سدیوں کے دستے، نقّالوں اور ناچنے گانے والوں کے طائفے بھی شامل ہوتے تھے اور نہایت آراستہ چمن اور آتش بازی سے جلوس کی رونق اور بڑھ جاتی تھی۔ لیکن اب یہ رسم نسبتاً بہت سادہ طریقے سے ہوتی ہے۔ سانچق دولھن کے گھر شام کے وقت لے جاتے ہیں۔ دولھن کے کپڑے اور زیور بکسوں میں رکھتے ہیں۔ خوانوں میں مٹھائی ٹوکروں میں پان اور کشتیوں میں چھوارے، بادام، ناریل، مصری کی ہانڈیاں اور کتھا، چھالیا اور الائچی رکھتے ہیں۔

دولھن کے لیے چوڑی کے جوڑے، تیل کی بوتلیں، عطر کی شیشیاں، کنگھی، آئینہ، پراندہ، مسی، سرمہ، کاجل اور ابٹن کا مسالہ جس کو سہاگ پڑا کہتے ہیں کشتیوں میں سجائے جاتے ہیں اور چاندی کی تھالیوں میں چکسا، ہلدی، مہندی، پان کے بیڑے اور مصری کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھے جاتے ہیں۔ خوانوں اور کشتیوں کی تعداد گیارہ سے لے کر ایک سو گیارہ تک ہوتی ہے۔ دولھن کے لیے پھولوں کا زیور بھی ہوتا ہے جو چنگیر میں رکھا جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں خوانوں اور کشتیوں میں سلیقے سے سجا کر ان کے اوپر بہت خوش نما خوان پوش اور کشتی پوش ڈالتے ہیں۔ اور بڑے اہتمام سے دولھن کے گھر لے جاتے ہیں۔

مصری چنوائی

جب دولھا کے یہاں سے عورتیں سانچق لے کے آتی ہیں تو دولھن کے گھر میں ان کے لیے دروازہ سے مسند تک سرخ کپڑا بچھایا جاتا ہے جس کو پاؤں گھڑی کہتے ہیں۔ جب سمدھنیں مسند پر بیٹھ جاتی ہیں تو ان کے سروں پر لمبا چوڑا سرخ کپڑا منڈپ کی طرح تان دیا جاتا ہے۔ پھر ان کے صندل لگا کر چاندی کی تھالیوں میں مصری کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور ناریل کا چورا پیش کرتے ہیں۔ اور میراثنیں گاتی ہیں۔ یہ رسم مصری چنائی یا چوبا چنوائی کہی جاتی ہے۔ اس کے بعد سمدھنوں کی خاطر تواضع ہوتی ہے۔

گود بھرائی

آدھی رات کے قریب سمدھنوں کی مسند کے پاس ایک چوکی بچھائی جاتی ہے۔ اس پر سرخ

کپڑا ڈال کر دولھن کو بٹھاتے ہیں۔ اور صندل کی ایک لکڑی دولھن کے پیر کے نیچے رکھ دیتے ہیں۔ پہلے دولھن کو پھولوں کا زیور پہنایا جاتا ہے پھر دولھن کی ہونے والی ساس درمیانی انگلی میں مسی لے کر دولھن کے ہونٹوں پر پانچ یا سات بار لگاتی ہے۔ پھر دولھن کی گود بھری جاتی ہے اور اس پر روپے نچھاور کیے جاتے ہیں۔

مہندی

سانچق کے دوسرے دن مہندی کی رسم ہوتی ہے اور دولھن کے گھر سے شام کو دولھا کے لیے مہندی جاتی ہے۔ سانچق میں دولھا کے یہاں سے جتنی مٹھائی آتی ہے اس کی ڈیڑھ گنی دولھن کے یہاں سے مہندی کے ساتھ بھیجی جاتی ہے۔ دولھا کے لیے شادی کے دن پہننے کے کپڑے، جوتے، چاندی کی کھڑاویں اور صابن دان، کنگھا، برش، آئینہ اور عطردان، شیو کرنے کا سامان، نہانے کے لیے سماور، گنگال اور لوٹا جس میں روپیہ اور رنگین چھالیا ڈال کر منہ پر سرخ کپڑا باندھ دیتے ہیں۔ مہندی کی ایک کشتی سجائی جاتی ہے جس میں چاندی کی تشتریوں میں چکسا، ہلدی، مہندی اور صندل رکھ کر کشتی پوش ڈال دیتے ہیں۔

دولھن کے گھر سے عورتیں مہندی لے کر جاتی ہیں تو دولھا کے گھر میں ان کے لیے بھی مسند بچھائی جاتی ہے اور دروازے سے مسند تک سرخ کپڑا بچھاتے ہیں سمدھنوں کو مسند پر بٹھا کے اور ان کے سروں پر سرخ کپڑے کا منڈپ تان کے صندل لگاتے ہیں اور پھر مصری پیش کرتے ہیں۔ مصری چنوائی کے بعد سمدھنوں کی خاطر تواضع ہوتی ہے اس کے بعد مسند کے پاس دولھا کے لیے چوکی بچھائی جاتی ہے۔ اس پر سرخ کپڑا ڈال کے دولھا کو بٹھاتے اور پھول پہناتے ہیں۔ پھر صندل لگاتے ہیں۔ اس کے بعد مہندی لگانے کی رسم ہوتی ہے۔ دولھا کی ہونے والی ساس اس کی انگلی میں مہندی لگا کے اس پر حنابند باندھ دیتی ہے۔ پھر کئی سالیاں دولھا کا ہاتھ پکڑ لیتی اور مہندی کا نیگ مانگتی ہیں۔ جب مہندی لگائی مل جاتی ہے تو ہاتھ چھوڑتی ہیں۔

بارات

حیدرآباد میں یہ رواج تھا کہ نکاح نماز فجر کے بعد ہوتا تھا۔ رات گئے تاروں کی چھاؤں میں دولھا کے گھر سے بارات ایک بہت آراستہ جلوس کی شکل میں روانہ ہوتی تھی۔ اور گشت کرتی ہوئی صبح نماز کے وقت دولھن کے گھر پہنچتی تھی۔ دولھا قریب کی مسجد میں نماز فجر ادا کر کے دولھن کے گھر آتا اور نکاح پڑھا جاتا۔ صبح سویرے سے شام کے چار بجے تک نکاح کی محفل جمی رہتی۔ ناچ گانا ہوتا۔ صبح سے دوپہر تک مہمانوں کے لیے دسترخوان بچھے رہتے۔ مہمان آتے، کھانا کھاتے اور مبارکباد دے کر چلے جاتے۔ نماز عصر کے بعد رسموں کا سلسلہ شروع ہوتا اور رات گئے دولھن رخصت کی جاتی۔ بارات کا جلوس دولھن اور جہیز کے ساتھ پھر واپس ہوتا اور گشت کرتا ہوا دولھا کے گھر پہنچتا۔ اس واپسی کو بازگشت کہتے تھے۔ حیدرآباد میں شب گشت اور بازگشت کی رسمیں اب بھی باقی ہیں اگرچہ ان میں وہ شان و شوکت نہیں رہی۔ جو حیدرآبادی پاکستان میں آباد ہو گئے ہیں ان میں یہ رسم محض برائے نام رہ گئی ہے۔ اب بارات سہ پہر کے وقت دولھن کے گھر پہنچتی ہے۔ دولھا کے مہمان زیادہ تر دولھن کے گھر آجاتے ہیں۔ کچھ دولھا کے ساتھ بارات میں آتے ہیں۔ بارات میں سب سے آگے دولھا کی موٹر ہوتی ہے جو پھولوں سے سجائی جاتی ہے اس کے پیچھے موٹروں میں باراتی ہوتے ہیں۔

نکاح

دولھا موٹر سے اتر کر جب شادی کے پنڈال میں داخل ہونے لگتا ہے تو دولھن کے کم سن بھائی اور دوسرے بچے اس کا راستہ روکتے ہیں۔ ان کو روپے دے کر دولھا پنڈال میں داخل ہوتا ہے۔ دولھا بروکیڈ کی شیروانی، چوڑی دار پاجامہ اور سلیم شاہی جوتا پہنتا ہے۔ ریشمی شملہ باندھتا ہے اور گلے میں پھولوں اور کلابتو کے ہار پہنتا اور سر پر گھٹنوں تک لمبا سہرا باندھتا ہے۔ نکاح عموماً عصر اور مغرب کے درمیان پڑھا جاتا ہے۔ اس

کے بعد باراتیوں اور دولھن والوں کے مہمانوں کی ضیافت ہوتی ہے اور پھر مہمان رخصت ہونے لگتے ہیں۔

عروسی لباس

شادی کے دن دولھن کو ابٹن لگاکر خوشبودار پانی سے نہلاتے اور خوشبوئیں لگاتے ہیں۔ اس روز دولھن کی بہنیں اور سہیلیاں اس کو خوب سنوارتی اور سنگار کرتی ہیں۔ دولھن کو عروسی جوڑا پہنایا جاتا ہے جو دولھا کے گھر سے آتا ہے۔ یہ جوڑا اگرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور اس پر بھاری کارچوبی کام کیا جاتا ہے۔ قدامت پسند گھرانوں میں عروسی جوڑے میں کھڑا پاجامہ، لمبا کلیوں دار کرتا، جس کو کرتی چولی بھی کہتے ہیں، اور کھڑا دوپٹہ ہوتا ہے۔ یہ دوپٹہ چھ گز کا اور چوحاشیہ ہوتا ہے یعنی چاروں طرف ایک بالشت چوڑا لچکا گوٹا ٹانکا جاتا ہے۔ نئی طرز کے عروسی جوڑے میں غرارہ، چھوٹا کرتا اور دوپٹہ ہوتا ہے۔ دکھنیوں کا عام لباس ساڑی ہے۔ لیکن دولھن کو شادی کے دن ساڑی نہیں پہناتے۔ عروسی لباس میں سرخ رنگ کی کارچوبی شال بھی شامل ہوتی ہے۔ اس لباس کے ساتھ دولھن کو سرخ رنگ کا کارچوبی سلیم شاہی جوتا پہنایا جاتا ہے۔ دولھن کو اس کے میکے اور سسرال سے جتنا زیور ملتا ہے وہ سب اس روز پہنا دیا جاتا ہے۔ حیدرآبادیوں میں قیمتی، خوش نما اور مختلف قسموں کا زیور بکثرت استعمال کرنے کا رواج ہے۔ اور دولھن کو جو زیور پہنائے جاتے ہیں ان میں سے سر کے زیور میں جھومر یا ٹیکا۔ کانوں میں کرن پھول۔ ناک میں نتھ۔ گلے میں جڑاؤ پچھا۔ ست لڑا اور چندن ہار۔ ہاتھوں میں پہونچیاں، کڑے۔ کنگنیاں۔ دست بند اور چمکدار رنگین نگ جڑی ہوئی لاکھ کی چوڑیوں کا جوڑا اور پیروں میں پازیب اور توڑے ضروری خیال کیے جاتے ہیں۔ دولھن کو سنوارنے کے بعد اس کی پیشانی پر پھولوں کا بہت لمبا سہرا باندھتے ہیں جس میں سنہرے اور روپہلے تار بھی ہوتے ہیں اور لڑیوں کے اوپر ایک پٹی ہوتی ہے جس پر سلمے ستارے اور چمکدار تاروں وغیرہ سے خوبصورت پھول بوٹے بنائے جاتے ہیں۔

جلوہ

نکاح کے بعد دولھا کو زنان خانے میں بلایا جاتا ہے اور جلوہ کی رسم ہوتی ہے۔ اس رسم کے لیے پہلے دولھا کو مسند پر بٹھا دیتے ہیں اور مسند کے گرد سب عورتیں بیٹھ جاتی ہیں۔ پھر دولھن کو لے آتے ہیں۔ جلوہ کی رسم سے پہلے دولھن کے کوئی بزرگ اس کے سہرا باندھتے ہیں۔ پھر چند عورتیں اس کو کمرہ سے باہر لا کے مسند پر دولھا کے قریب بٹھا دیتی ہیں۔ دولھا اور دولھن کے اوپر سرخ رنگ کی قیمتی چادر تانی جاتی ہے۔ پھر دونوں کو پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد دولھا، دولھن کو لڈو یا مصری کھلاتا ہے۔ اور دولھن کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ سے دولھا کو بھی لڈو یا مصری کھلائی جاتی ہے۔ پھر دولھا اور دولھن کے درمیان ایک بڑا آئینہ رکھ دیا جاتا ہے۔ اور دونوں کے سامنے کھلا ہوا قرآن رکھ دیتے ہیں۔ دولھا سورۂ اخلاص پڑھ کر دولھن پر دم کرتا ہے اور دولھن بھی دل ہی دل میں سورۂ اخلاص پڑھ کر دولھا پر دم کرتی ہے۔ اس کے بعد دولھن کا گھونگھٹ ہٹایا جاتا ہے اور دولھا آئینہ میں اس کا منہ دیکھتا ہے۔ دولھا کے بعد کوئی اور دولھن کا منہ نہیں دیکھتا۔ اور اس کے چہرہ پر گھونگھٹ ڈال کے اسے کمرہ میں پہنچا دیتے ہیں۔ آخر میں دولھا کو سلامی دی جاتی ہے۔ سب سے پہلے دولھن کی ماں، خالہ، پھوپھی، چچی، مومانی وغیرہ سلامی دیتی ہیں۔ پھر دوسری عورتیں۔ سلامی کی رسم کے بعد دولھا باہر چلا جاتا ہے اور سب لوگ دولھن کو رخصت کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

رخصتی

دولھن کی رخصتی سے پہلے دولھا کو پھر زنان خانے میں بلاتے ہیں۔ جب دولھا آجاتا ہے تو عورتیں دولھن کو لے آتی ہیں اور دولھن کا کوئی بزرگ اس کا ہاتھ دولھا کے ہاتھ میں دے کر ان کی عائلی زندگی کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہے۔ پھر کچھ ایسی نصیحتیں کرتا ہے جو باہمی تعلقات کو خوشگوار اور استوار بنانے کے لیے مفید ہوتی ہیں۔ اس کے بعد دولھن کے بزرگ، رشتہ دار اور سہیلیاں سب لوگ اس سے ملتے، دعائیں دیتے اور رخصت کرتے ہیں۔ پھر دولھا دولھن کا

ہاتھ پکڑ کر چلتا ہے۔ دو آدمی قرآن پاک کو سر سے اونچا اٹھا لیتے ہیں اور دولھا اور دولھن اس کے نیچے سے گذرتے ہیں۔ دولھن کی رخصتی کا منظر عموماً بہت رقت انگیز ہوتا ہے۔ اور سب ہی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ آخر میں سب لوگ دولھن کو موٹر میں بٹھا کر خدا حافظ کہتے ہیں۔ دولھا بھی اس کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ اور جب موٹر روانہ ہوتی ہے تو سکے نچھاور کیے جاتے ہیں۔

صدقہ

دولھن کو لے کے دولھا جب اپنے گھر پہنچتا ہے تو گھر والے ایک تسلے میں چونا اور ہلدی ملا کر اس میں تین کوئلے ڈالتے ہیں اور یہ گھوڑے کے پیروں یا موٹر کے پہیوں پر ڈال دیتے ہیں۔ اس کے بعد دولھن پر بکری صدقہ کی جاتی ہے۔ جب دولھا گھر میں داخل ہونے لگتا ہے تو اس کی بہنیں راستہ روک لیتی ہیں اور دولھا ان کو روپے دے کر آگے بڑھتا ہے۔

سب عورتیں دولھن کا استقبال کرتی اور اس کو لے جا کے مسند پر بٹھا دیتی ہیں۔ دولھا بھی اس کے قریب مسند پر بیٹھتا ہے۔ پھر تسلہ اور لوٹے میں دودھ لا کے دولھا اور دولھن کے پیر دھلاتے ہیں۔ پھر کھیر کھلانے کی رسم ہوتی ہے۔ دولھا کے ہاتھ سے دولھن کو اور دولھن کے ہاتھ سے دولھا کو کھیر کھلائی جاتی ہے۔

سہرہ اتارنا

ان رسموں کے بعد دولھا دولھن کا ہاتھ پکڑ کے کمرے میں لے جاتا ہے۔ ایک سہاگن ان کے ساتھ جاتی ہے اور دولھا دولھن کے سر ملا کر دونوں کے سہرے اتار دیتی ہے۔ اس رسم کو سہرہ ملانا کہتے ہیں۔ یہ سہرے کھونٹی پر لٹکا دیے جاتے ہیں۔ اور پانچ جمعوں تک لٹکے رہتے ہیں۔ جماگیوں کی رسم ختم ہونے کے بعد سہرے پانی میں بہا دیے جاتے ہیں۔

رونمائی

دوسرے دن صبح کو رونمائی کی رسم ہوتی ہے۔ دولھن کو خوب بنا سنوار کے مسند پر بٹھا دیتے ہیں۔ دولھن کی سسرال والے اس کا منہ دیکھ کر روپے، زیور، اور تحفے دیتے ہیں۔ سب سے پہلے

پہلے دولھا کی ماں رونمائی دیتی ہے ۔ اس کے بعد دوسری عورتیں، مہمان اور رشتہ دار سب رونمائی دیتے ہیں۔

دولھن کے چھوٹے بھائی اور بہن اس کو لینے کے لیے آتے ہیں ۔ان کے ساتھ دولھن کے گھر والے کھیر اور کھچڑی کی دیگیں، مٹھائی اور پھول بھیجتے ہیں جو دولھن کی سسرال میں تقسیم ہوتے ہیں ۔ دولھا والے دولھن کے بھائی بہن کو پھول پہناتے اور روپے دیتے ہیں اور دولھن ان کے ساتھ اپنے میکے واپس جاتی ہے ۔

چوتھی

اسی روز شام کو دولھن کے یہاں چوتھی کی دعوت ہوتی ہے ۔ دولھن والے جتنے آدمیوں کو مدعو کرتے ہیں دولھا والے اتنے ہی آدمی اپنے ساتھ لاتے ہیں ۔ یہ لوگ پھول، سبزیاں اور میوے وغیرہ بھی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ رات کو کھانے کی دعوت ہوتی ہے ۔اس کے بعد چوتھی کھیلی جاتی ہے ۔ دولھا اور دولھن کو مسند پر بٹھا کے پھول پہناتے ہیں ۔ پھر دونوں کے ہاتھ میں پھول کی چھڑیاں دے دیتے ہیں ۔ دولھا اور ایک دوسرے کو پھول کی چھڑیوں سے آہستہ آہستہ مارتے ہیں ۔ اور اس کے بعد مہمان آپس میں خوب چوتھی کھیلتے ہیں ۔ اور جن لوگوں میں مذاق کا رشتہ ہوتا ہے وہ سب ایک دوسرے کو پھول کی چھڑیوں اور سبزیوں سے مارتے ہیں ۔

جماگی

چوتھی کے بعد پانچ جمعوں تک جماگیوں کی رسم ہوتی ہے ۔ پہلی، تیسری اور چوتھی جماگی دولھن کے میکے میں ہوتی ہے اور دوسری اور پانچویں سسرال میں ۔ جماگیوں کی رسم میں ہر جمعہ کو دولھن یا دولھا کے قریب ترین رشتہ داروں کی طرف سے دونوں کی دعوت ہوتی ہے ۔ کھانے کے بعد اُن کو پھول پہنائے جاتے ہیں اور سلامی دی جاتی ہے ۔ پانچویں جماگی بڑے پیمانے پر ہوتی ہے اس میں کافی مہمان مدعو کیے جاتے ہیں ۔ یہ دعوت دولھن کی سسرال میں ہوتی ہے جس میں اس

کے میکے والے بھی شریک ہوتے ہیں۔ اس رسم کے لیے دولھن کے میکے سے پھول، مٹھائی، سوجی، گھی، شکر، ناریل، کھجور، پستے، باوام اور کشمش اور بیلن اور پیڑا جس پر چاندی منڈھی ہوتی ہے بھیجتے ہیں۔ دولھا کے لیے ساس کی طرف سے سلامی کے روپے بھی آتے ہیں۔ دولھن کے میکے والے یہ سب چیزیں لے کے شام کے وقت دولھا کے گھر پہنچ جاتے ہیں اور ان کے پہنچنے کے بعد جُمائی کی رسم ہوتی ہے۔

آنکھ کھلائی

رات کو کھانے کے بعد سب مہمان جمع ہوتے ہیں۔ مسند پر دولھا اور دولھن کو بٹھا کر پھول پہناتے، صندل لگاتے اور سلامی دیتے ہیں۔ پھر دونوں کے سامنے ایک ایک پیڑا اور بیلن رکھتے ہیں۔ اور دونوں کا ہاتھ پھیلا کے آٹا گوندھتے ہیں۔ پھر دونوں کے سامنے آٹے کا ایک ایک پیڑا رکھ کے پوری بیلواتے ہیں۔ اس کے بعد میوہ بھر کے دو پوریاں بناتے اور دولھا دولھن سے تلواتے ہیں۔ پھر دولھن کا پلو دولھا کی شیروانی سے باندھ دیتے ہیں اور میوہ بھری پوریاں مہمانوں میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ آنکھ کھلائی کی رسم کہلاتی ہے۔ اس رسم کے بعد شادی اور اس سے متعلق رسموں کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور دولھن اپنے سسرالی گھر کے کاروبار میں حصہ لینے لگتی ہے۔